جلد ۱۱ | بمبئی دوشنبہ ۳ ذیحجہ الحرام ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء | نمبر ۵

مقدمۃ الجیش

حضور وائسرائے

ہز اکسلنسی لارڈ منٹو نے ... بنگال کے جواب میں فرمایا میں سودیشی تحریک کا مخالف نہیں ہوں ہندوستانی صنعت کا حامی ہوں البتہ اس لفظ اور اس تحریک کا مخالف ہوں جو کہ اسکا استعمال خراب طریقہ سے شروع کیا گیا ہے جو لارڈ منٹو نے فرمائی وہی ہر مسلمان کہتا ہے وہ یہی ہے کہ مسلمان سودیشی تحریک میں شریک نہیں ہو سکتے جبکہ بنگالیوں نے کسی ملک کیلئے کو ایک جابرانہ شورش سے مخلوط کر کے بدنام کر لیا ہے اور پھر بار بار سمجھایا گیا مگر پھر بھی اپنی ضد بنگال سے باز نہیں آئے گویا انکو اس تحریک سے ملک کو فائدہ پہنچانا مقصود نہیں بلکہ بنا بدلہ لینا ہے ۔ بنگالی اور گورنمنٹ سے بدلہ لینا بھلا کسی کی سمجھ میں آتا ہے ۔!

تقسیم بنگالہ

حضور وائسرائے نے تقسیم بنگالہ کے متعلق ایک موثر تحریر خیالات کا اظہار اسطرح فرمایا کہ اسکی نسبت جن لوگوں کا خیال ہے کہ اسمین ترمیم یا رد و بدل ہو سکتا ہو یہ خیال انکا نادانی پر مبنی ہے جو ہونا تھا ہو چکا تقسیم بنگالہ سے ملک کو فائدہ پہنچنے کی امید ہے اور عنقریب وہ زمانہ آئیگا کہ لوگ اس تقسیم سے فائدہ اٹھائینگے اسکا ہمکو بھی پورا پورا یقین ہے کہ اس تقسیم سے مسلمانوں کو فائدہ ضرور پہنچیگا بشرطیکہ وہ اپنے کو اس تقسیم سے فائدہ اٹھانے کے قابل بنائیں ۔ بنگالیوں کا جھوٹ موٹ کے رونا اور بھی زیادہ ثابت کر رہا ہے ۔ کہ مسلمانوں کے فائدے کے خیال سے انکے سینے پر سانپ لوٹ رہا ہے اور پھر بنگالی کانگرس کے پلاٹ فارم پر مسلمانوں سے کیسی ہمدردی جتاتے ہیں ۔ واہ رے دو رنگا پن !

روپیہ کمانیکا ڈھنگ

تمام نکموں اور بیروزگاروں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر وہ اور کسیطرح اپنی معاش پیدا نہ کر سکتے ہوں تو آسانی ہے ۔ روپیہ لوٹنے کا یہ طریقہ ہے کہ وہ جلد سے دس بیس لونڈے محلہ کے جمع کر کے ایک مکتب قائم کر دیں ۔ ایک ملانے کو جو فاقہ مست ہو روپیہ دو روپیہ اور دو وقت کھانے پر پڑھانے کیلئے مقرر کر دیں ۔ دو مہینے کے بعد بالکل ایک جمگھٹا طیار کر کے ایک بڑا جلسہ کریں مگر اسمیں دو تین تقریریں کرتے وقت ضرور یتیموں اور جاہل مسلمانوں کی جہالت کا ... روپیہ اگلوالیں کیونکہ روپیہ لینے والے یہ تمام کمانیکے طریقے ہیں وہ ... کرنیوالا ... ہیں اور ... انکی عمر ... برباد جائیگی

سلطان عبدالحمید خان

ایک غیر متعصب عیسائی لورین نامی فرانسیسی رسالہ میں یون لکھتا ہے کہ سلطان عبدالحمید خان کی حکومت کا آغاز سنہ ۱۸۷۶ء سے ہے۔ حکومت کی یہ مدت ترکون کے لئے ایک بہت متبرک زمانہ ہے۔ اس سلطان کی فرمانروائی کے ۳۰ سال نہایت کامیاب طریقے سے ختم ہوئے ہیں۔ یہ وسیع زمانہ تعلیم اور دیگر فنون کی ترقی کے لحاظ سے معمور نظر آتا ہے۔ اور یہ لکھنا کچھ مبالغہ نہیں کہ ترکی قوم نے ایک نئی روح کی قابلیت اس زمانہ مین حاصل کی ہے۔ اگر عبدالحمید خان جیسا حکمران ترکی کو نملتا تو کچھ شک نہیں کہ ترک دنیا سے معدوم ہوگئے ہوتے اس برکت کے اثر سے فیض پاکر جسقدر رعایا بادشاہ کے شکر گذار ہون کم ہے۔ سلطان کی تخت نشینی کے وقت سلطنت ایک خوفناک مصیبت مین گھری ہوئی تھی۔ ایسے پُر آشوب اور تاریکی کے زمانہ میں جن حیرت انگیز تدبیرون سے اوس نازک وقت کا مقابلہ کیا گیا۔ اور پھر نہایت قلیل مدت مین ترکون نے اپنی ترقی کو قایم کیا نہایت تعجب خیز ہے۔ حالانکہ جنگ کی خوفناک آگ مغربی حصہ مین تیزی کے ساتھ مشتعل نظر آتی تھی۔ سلطان نے ہمیشہ اپنی تمام قوت امن و امان قایم رکھنے اور رعایا کی حفاظت کی کوشش مین صرف کی ہے۔ امور عامہ کی ضرورت اور تکلیف کے موقعہ پر انکی جیب خاص نے عطیات سے ہمیشہ مدد کی ہے۔ وہ اگرچہ مذہباً اسلام کے پیرو ہین لیکن اونہی غیر متعصب اور

وسیع روشنخیالی

نے یہود، عیسائی اور مسلمان مین کسی قسم کی تفریق کا خیال نہین پیدا ہونے دیا۔ وہ رعایا پر فقط بادشاہت ہی نہین کرتے بلکہ جس طرح ایک باپ اپنے بیٹون سے شفقت اور محبت کرتا ہے وہ اپنی رعایا کے ہر فرد کو مہر و محبت کی نظر سے دیکھتے ہین کچھ عرصہ پہلے بم کے گولے کا جو شرمناک اور ذلیل واقعہ گذرا ہے اوسنے ثابت کردیا کہ خدا کی مدد کا ہاتھ اونکی حفاظت کرتا ہے۔ اور اون کے حقیر دشمن اوس قوی مدد کے مقابلے سے عاجز ہین۔ بم کے گولے کی پُر ہیبت آواز جب اطلاع عام مین پہنچی تو سلطان کے استقلال اور حلم کو دیکھکر ہر طبقہ کے لوگون نے انکی ہمت پر مرحبا کہی۔ وہ بیکس جو اس بلائے ناگہانی مین پھنسکر مجروح اور زخمی ہوئے تب سلطان نے خاص طور پر اونکا علاج کرایا اور مقتولین کے وارثون کی کافی طور پر روپیہ سے مدد کی۔ اپنی حفاظت کے شکرانے مین مجرم اور قیدی آزاد کئے۔ اور دیوانی کے مجرمون کے مطالبے اپنے پاس سے ادا کئے۔ حکمرانی اسیکا نام ہے کہ اپنی رعایا کی طرف شفقت و الطاف سے دیکھکر اونکی ہر صورت سے امداد کیجائے جسکا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ہر شخص اپنے شفیق حکمران پر جان فدا کردینے کو تیار ہوجاتا ہے۔ اعلیحضرت سلطان المعظم کے عدل کا اب دشمن بھی لوہا ماننے لگے ہین۔ مگر وہی جن مین ذاتی الفتنہ پسندی کا مادہ ہے ورنہ اکثر ترکی کے دشمن انصاف کو بالائے طاق رکھکر ایسے اعلیٰ درجہ حاکم کے انتظام پر حرف رکھتے ہین وہ اور طرح طرح کے الزامات لگاتے رہتے ہین۔

پھر شامت نے دبکا دیا

چینیون کو بیٹھے بٹھائے نہ معلوم کیا خبط ہو جاتا ہے کہ سوئے ہوئے شیر کو جگا کر اپنے سر آفت مول لیتے ہین۔ یہ نہین سمجھتے کہ یورپ والون کو اب ہماری کمزوری کا یقین ہوگیا ہے اور وہ صرف موقعہ کے منتظر رہتے ہین کہ کوئی بہانہ ملے۔ اور ہم ایک آدھ شہر ہضم کر جائین برٹش گورنمنٹ نے جزیرہ شنگہائی مین چینیون کے ساتھ ذرا بدسلوکی کی تو اونکا قارورہ گرم ہوگیا اور وہ یہ چاہتے ہین کہ برٹش تجارت کو نقصان پہنچاکر اسکا انتقام لین۔ اور اس غرض کیلئے جو تجویز سوچی ہے وہ ایسی نامعقول ہے کہ ایکدفعہ اسکا تجربہ کرکے اچھی طرح خمیازہ بھگت چکے ہین۔ ایک عرصہ تک یورپ والون کے دلون پر چینی قوت کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی مگر اس طلسم کو ہماری گورنمنٹ نے اسطرح توڑا۔ جب گورنمنٹ چین نے افیون کی کثرت استعمال سے اپنی رعایا کو تباہ ہوتے دیکھکر یہ قانون پاس کیا۔ کہ ہندوستان سے جو افیون چین مین آتی ہے اوسکی درآمد موقوف کردیجائے۔ چونکہ چین سے مقابلہ کرنے کی ضرورت پڑی۔ اس لڑائی کے چھڑتے ہی دول یورپ کی نظر بڑی بیتابی کے ساتھ اسکے نتیجہ پر لگی تھی کیونکہ اوسوقت چین کی طاقت دنیا بھر مین پہلے نمبر پر خیال کیجاتی تھی لیکن جب مقابلہ ہوا تو چین ایکہی دو حملون مین چین بول گیا اور اوسکی قوت کی قلعی سب پر کھل گئی اب چین کو پھر شرارت سوجھی ہے اور یہ ارادہ کرلیا ہے کہ ہندوستان کی تجارت افیون کو نقصان پہنچائین۔ تعجب ہے کہ ایک دفعہ تجربہ حاصل کرکے اسکی آنکھین کیسے نہ کھلین۔

دونون اپنی اپنی فکر مین ہین

امریکا مین یہ افواہ شایع ہو رہی ہے کہ امریکا جاپان کے ہاتھ جزائر فلپائن فروخت کرنا چاہتا ہے ۔ پولیٹیکل حلقون مین اس خبر کے متعلق مختلف رائے زنیان ہو رہی ہین ۔ اور اکثر یہ خیال کرتے ہین کہ جاپان اس معاملہ مین سخت حماقت کا مرتکب ہو رہا ہے ۔ کیونکہ امریکا نے جبسے ان جزائر پر قبضہ کیا ہے ہمیشہ آمد سے زیادہ اخراجات رہے ۔ اور وہ یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح اس بلا سے رہائی پائے ۔ اسمین کوئی شک نہیں کہ واقعہ کے رو سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ فتح امریکا کے لیئے وبال جان ہوگئی ہے جزائر فلپائن پر قبضہ کیا کہ لینے کے دینے پڑگئے اور کوئی تعجب نہین کہ اسی سبب سے اوسنے ان جزائر کو فروخت کرنیکا ارادہ کیا ہو مگر غور طلب یہ بات ہے کہ جاپان نے امریکا کے دہوکے مین آکر اسکے خریدنیکا عزم کیا ہے اور آگے چلکر اوسے اپنی حماقت سے نادم ہونا پڑیگا یا نہین ہم تو یہ سمجھتے ہین کہ جاپان جو کام کرتا ہے سوچ سمجھکر کرتا ہے دنیا کے موجودہ معاملات نے یہ بات ثابت کردی کہ وسعت سلطنت ترقی مزید کا سبسے اچھا آلہ یہ ہے ۔ اور چونکہ جاپان کے مقبوضات بہت محدود ہین اسلیئے دول غیر کے مقابل مین اوسکو آسانی سے کامیابی ہو نہین سکتی اسلیئے وہ یہ چاہتا ہے کہ دور دراز ممالک مین بھی پاؤن پھیلائے ۔ اور چونکہ اوسے اپنے حسن انتظام اور مالی قوت پر پورا بھروسہ ہے اسلیئے وہ ان جزائر کو مفید ثابت کرنے مین کامیاب ہونیکا یقین رکھتا ہے غرض یہ کہ اگر یہ خبر صحیح ہے تو دونون کا یہ خیال ہے کہ انکو اس خرید و فروخت سے فائدہ ہوگا ۔

فرنچ اخبارات کی چھیڑ

معاملات مراکو مین جرمنی کی دخل اندازی کی بدولت فرانس کو جو صدمہ پہنچا ہے اسکا فرانس اسطرح انتقام لینا چاہتا ہے کہ یورپ مین اوسے مفسد قرار دیکر ہر یورپین طاقت کو اسکا دشمن بنائے ۔ فرانس کی فتنہ پردازی نے پہلے یہ اثر کیا کہ انگلینڈ والے جرمنی کی طرف سے بدظن ہوگئے اور طرفین کے اخبارات مین تبرا بازی شروع ہوگئی ۔ یہ باہمی رنج اس حد تک پہنچ گیا تہا کہ اگر جانبین کے مدبرین اس خوفناک پہلو کو ٹال نجاتے تو سخت لڑائی کا اندیشہ تہا ۔ انگلینڈ کے اخبارات اپنی گورنمنٹ کو جوش دلا رہے تہے ۔ کہ جرمنی کی فوجی تیاریان ہمارے مقابلہ ہی کی غرض سے ہین ۔ اور انگلینڈ کو قدیمی ارتباط کے بہروسے مین غافل نرہنا چاہیے ۔ فرانس کے اخبارات نے بھی اسکی تائید کی اور کچھ دنون کے لیئے رنگ بگڑ چلا تھا ۔ یہانتک کہ تجربہ کار افسرونکو اسامر کا یقین ہوگیا تہا کہ اب معرکہ آرائی کا زمانہ بہت قریب آگیا ہے اور جبتک دو دو ہاتھ نہو لینگے ۔ اوسوقت تک دلکی بھڑاس نہ نکلیگی ۔ مگر غنیمت ہے کہ پولیٹیکل تجربہ کارون نے بروقت متنبہ ہوکر اس بلا کو ٹال دیا ۔ اور آپسمین معاہدہ بھی ہوگئے ۔ فرانس نے جب یہ دیکھا کہ میرا جادو بیکار ہوگیا ۔ تو اوسوقت بطور خوشامد انگلینڈ و جرمنی کے دوستانہ معاہدہ پر بڑی مسرت ظاہر کی مگر اوسکے دلپر جو دردناک اثر ہوا اسکے روکے نرک سکا اب پھر اوسنے شرارت پر کمر باندھی ہے ۔ انگلینڈ سے تو اب اوسکو چندان امید نہین اسلیئے تمام دول یورپ کو بہکانا چاہتا ہے ایک فرانسیسی اخبار لکھتا ہے کہ جب تک شہنشاہ ولیم

تخت جرمنی

پر جلوہ گر ہین ہے اوسوقت تک یورپ کسیطرح مامون نہین رہ سکتا ۔ اسی سے ان اخبارات کی یہ غرض ہے کہ تمام یورپین طاقتین ابھی سے چوکنا ہو جائین اور اگر یہ جادو چل گیا تو سب یوروپین طاقتین اسکی دشمن ہو جاینگی جسکا یہ نتیجہ ہوگا کہ اگر معاملہ مراکو کا رنگ بگڑ گیا اور جرمنی اپنے فوائد حاصل کرنے پر فرانس کو مجبور کرنے لگیگا تو فرانس بھی خم ٹھونک کر اوسکے مقابلہ کے لیئے تیار ہوجائیگا جرمنی کو اس حالت مین کسی یورپین طاقت سے امداد کی امید نہوگی بلکہ اسکے سب دشمن ہمارا ساتھ دینے کو مستعد ہو جائینگے اور ہم اپنے حسب منشا اوس سے شرائط لکھوالینگے ۔ ایکی مرتبہ بھی اس اخبار نے انگلینڈ کو بالکل نظرانداز نہیں کیا ہے مگر پھونک پھونک کر قدم رکھنا لازم سمجھے اسلیئے اوسنے خوشامد کا پہلو اختیار کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ جسطرح شہنشاہ جرمنی صلح دشمن کا دشمن ہے اوسیقدر شہنشاہ ایڈورڈ بہت بڑے صلح پسند اور یورپ مین امن قایم رکھنے کے سبسے بڑے باعث ہین ۔ ہم نہین سمجھتے کہ فرانس کو اس فتنہ پردازی کی کوشش مین کہانتک کامیابی ہوگی ۔ جرمن اور انگلینڈ کے باہمی خصومت پیدا کرنے مین اوسنے جو ناکامی ہوئی اوسنے تمام یوروپین طاقتون کو فرانس کی فتنہ پردازی سے اچھی طرح آگاہ کر دیا ہے اور وہ اب کسی طرح اسکے دہوکے مین نہین آسکتے ۔ اور نہ فرانس کو اس امر مین کامیابی ہوسکتی ہے ۔

لخت جگر رعایا کی بغاوت

کالی رعایا ابتک اکثر یورپین بیدار مغزون کی
نگاہ مین مشتبہ سمجھی جاتی ہے۔ اسکی وجہ صرف
یہی ہے کہ اوس سیاہ بخت کی سیاہ چمڑی ہے۔ بس
ایک اسی ایک آنچ کی زیادتی سے طرح طرح کی
بدگمانیان اوسکی طرف دوڑتی رہتی ہین
اسکے جلسون کی نگرانی اوسکی [illegible]
جانچ پڑتال اوسکی ہتیار بندی پر [illegible] بندی -
باوجود دیکہ اوسکو ہر طرح جکڑ بند کر رکہا ہے
مگر پہر بہی بدگمان قوم کو اسقدر حفظ ماتقدم
کا خیال ہے کہ پتہ کھڑکا اور بندہ کھڑکا۔ کالی
رعایا کی ذرسی بدعنوانی پر گورنمنٹ کے دلمین
بہی خدا جانے کیا خیال گذر جاتے ہین اور گوری
رعایا تو گویا لخت جگر ہے۔ نہ اوسکی نگہداشت
کی ضرورت ہے نہ اوس علاقہ مین خفیہ پولیس
چکر لگاتی ہے۔ نہ اوسکی ہتیار بندی پر کوئی
خدشہ ہے۔ صاحب بہادر اگر ہتیار بند ہوکر
پینترے کاٹنے لگین۔ تب بہی اونکی
وفاداری پر فی الفور حرف نہین آسکتا۔
یہی خیال کیا جائیگا کہ یہ صرف اپنی چالاکی اور
پہرتی دکہاتے ہین۔ لیکن یہ خبر نہین کہ
جو زیادہ منہ چڑہا ہی گستاخ ہوتا ہے۔ جو
پالے پوسے ہین وہی بغل گہونسہ بجاتے ہین جو
قریب سے سرفراز ہوتی ہین وہی سرکش ہوجاتے ہین
چنانچہ مقام جابو ناگون واقع برٹش گانا کی
رعایا نے اسکا اچہی طرح ثبوت دیدیا۔ ذراسی بات
پر بگڑ گئی اور [illegible] جنگی کوٹہی کا حصار کرلیا [illegible]
ہتہکڑیون کا صفایا کرڈالین مال و اسباب لوٹ لین
مکان کو پہونک ڈالین کہ باقاعدہ فوج پہنچ گئی ورنہ تو
جانبر [illegible] مقابلہ کی نہری۔ جابجا پہنچ گئے [illegible]

رسّی جل گئی پر بل نہین گیا

شجاعت ایک ایسی چیز ہے کہ جسمین یہ صفت ہو
کیسا ہی مغلوب ہو جائے مگر اوسکا بہادر دل
مغلوب نہین ہوتا اسکا ثبوت ہمیشہ تاریخ کے
صفحون پر ملتا ہے کہ بہادر سپاہی دشمن کی تیغ تیز
اپنی ہمت کو ہاتہ سے نہین دیتا۔ اور سلطنت پر
جان فدا کرنے کو وہ اپنا فرض سمجہکر دشمن کے
آگے بہی اپنی سلطنت کی توہین پسند نہین کرتا
بہادر ڈچون نے ٹرانسوال کی لڑائی مین
اپنی قوت کا ثبوت دیدیا تہا مگر اب وہ یہ بہی
ثابت کررہے ہین کہ صرف جسمی قوت ہی کے باعث
وہ دشمن پر غالب نہین آئے بلکہ انکا دل
بہی بہت قوی ہے اور حالت مجبوری مین بہی ہمت
نے انکا ساتہ نہین چہوڑا ہے۔ گو اب انگریزی حکومت
مین آگئے۔ مگر ہندوستان کے کمینے دیسیون
کی طرح وہ ہر بات مین انگریزی تقلید کرنا اپنا
فرض نہین سمجہتے۔ انکو انگریزون کے رسوم سے
سخت نفرت ہے اور اپنے آبائی طریقون کو ابتک
اونہون نے زندہ رکہا ہے بلکہ وہان کے سابق چیف
پریسیڈنٹ مسٹر اسٹین نے سر مجلس یہ کہا کہ
گو ہم مغلوب ہوگئے۔ سلطنت ہمارے ہاتہ
سے گئی مگر انگریزون نے ہمارے دلون پر قبضہ
نہین کیا ہے۔ ہماری شرافت پر انہون نے
فتح نہین پائی ہے اسلئے ہمین چاہیئے کہ
ہمیشہ غیر ممالک کے لوگون کی رسوم
سے پرہیز کرین۔ ہمارا یہ فرض ہے
کہ اپنی گذشتہ بہادری کے کارنامون
کو بالکل ملیا میٹ نہ کرین۔ اپنی آبائی
بہادری کو حرف غلط کی طرح نہ مٹائین بلکہ اپنے
بچون کو سبق یہی دین قومی ہمدردی اپنی زندگی [illegible]

سودیشی تحریک کی نتائج

ہندوستانیون مین سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ اچہے
سے اچہا کام ایسے برے طریقہ سے کرتے ہین۔
کہ خواہ مخواہ مخالفین کو دخل اندازی کرکے اس
کام مین کہنڈت ڈالدینے کا موقع ملتا ہے۔
سودیشی تحریک کے اچہے نتائج تو آیندہ جیسا ہو
ہو بہتر ہونگے مگر جس نامعقول طریقہ سے
اوسکی تعمیل ہورہی ہے وہ لوگون کی ہمتین پست
کرنیکے لیے کافی ہے۔ [illegible] کے بعضون کی مانند
کلکتہ کے بنگالی بہی خوشی سے اپنا کام کیے جاتے
تو گورنمنٹ اون کے معاملہ مین ہرگز دخل انداز
نہو سکتی مگر وہان انگریزون کے خلاف ایسا
ناجائز جوش پہیلا ہے کہ ہندوستان کے فائدے
کے لیے جو تجویز اختیار کرتے ہین اوسمین ایسے
صریحی طور پر انگریزی مخالفت پائی جاتی ہے
کہ گورنمنٹ کو مداخلت کرنیکا خاص موقع ملتا ہے
جب سودیشی تحریک کے نام سے ہی بنگالی طلبا نے
احمقانہ پہلو اختیار کیا تو اوس وقت ہمین یہ خیال
ہوا کہ ابہی ابتدائی جوش ہے اسلیے نوجوان طلبہ
دور اندیشی کو پاس پہٹکنے نہین دیتے مگر رفتہ
رفتہ یہ جوش کم ہوگا۔ اور باقاعدہ طور پر اس مفید
تجویز کی تعمیل کی کوشش ہوگی جسمین ہر صورت سے
کامیابی کی امید ہو سکتی ہے مگر نہین ہمارا یہ
خیال غلط تہا۔ بنگالیون کی حماقت کا پارہ اب
تک کم نہین ہوا ہے اور سودیشی تحریک بدنام
ہورہی ہے۔ طلباء نے یہی سمجہ لیا ہے کہ ہم
جبراً و قہراً لوگون کو اس تجویز کے قبول
کرنے پر مجبور کرینگے اسلیے وہ ہمیشہ نتائج
عام پر اودہم مچاتے رہتے ہین۔ اسی ہنگام مین ابہی حال مین
کلکتہ مین ایک ایل ایم اینڈ ایس کو [illegible] کی سزا ہوئی

[illegible] فوج [illegible] ۳۲ کا [illegible] جنگ مین [illegible]

شہر میں اونٹ بدنام

یہ اردو مثل آجکل بمبئی میں بہت ہی صادق آرہی ہے اور قاعدہ بھی ہے کہ جو لوگ پبلک کاموں میں خواہ مخواہ بھی دخل دئے جاتے ہیں وہ ہر نا و حلیان کے پڑھے آرزو مند نظر آتے ہیں - ہر ملکی اور قومی کاموں میں چاہے کسی غرض سے ہو بڑی دوڑ دھوپ کرتے ہیں - اونکی مساعی اور کوششوں کی نتیجے بھی اچھے ہوں خواہ برے اونہیں کو کوستے ہیں - جس طرح باران رحمت اور ہوائے جان پرور کے ریفرشمنٹ سے وہی درخت زیادہ تر تازہ و خرم ہوتے ہیں جو بڑے اور اونچے ہوتے ہیں اسیطرح آندھی اور طوفان کے بے پناہ جھونکوں سے بھی اونہیں درختوں کے انجر پنجر ڈھیلے ہوجاتے ہیں جو اونچے اور سر بفلک ہوتے ہیں بس یہی قاعدہ انسانوں میں بھی جاری ہے - اونچی عزت اونچی نام و نمود اونچی دکان اور اونچے درجے والے غربا اور عوام الناس کو پھسلا بہلا کر آرام فریب باتوں سے پرچا کر اپنا کام نکالتے ہیں - گورنمنٹ اور پبلک پر یہ ثابت کرتے ہیں کہ یہ سارا خاص اونہیں کے دام و درم سخن و قلم کا ظہور ہے - پھر گورنمنٹی خطابات کی ابر رحمت کی جھڑی میں اونہیں کے سر و نیز سرفرازی کا سہرا باندھا جاتا ہے - اور شامت اعمال معاملہ برعکس ہوا - تو بدنامیوں الزاموں طعن اور تشنیع کی آفت بھی حسب قانون قدرت اونہیں اونچی دکان والوں کے ماتھے جاتی چاہئے اونکی برائی اونہیں کے سر منڈھی ہی جاتی ہے گو اسمیں میں بھی ایک خاص اما نکلتی ہے -

ج

بگڑ نہیں بھی زلف اونچی بنا کی

یعنے اونچی عزت کا ثبوت اس زمانہ میں یہی ہے بعض نہ ایسے اونچی عزت والے ہوتی نہ یہ سرفرازیان ہوتیں نہ یون لوگ اونکو الزام دیتے مثلاً آج کل منشی عبدالکریم مدرس سکرٹری انجمن احباب کے متعلق شہر کے قاضی صاحب نے ایک شگوفہ چھوڑا ہے اور شہر کے بیسیوں کو ایک شگوفہ ہاتھ آیا ہے - قاضیصاحب خدا جانے کسی بہری بیٹھے تھے کہ کسی استاد کی ذرا چھیڑ سے برس ہی تو پڑے انجمن احباب اوسکی حیثیت اوسکی کارروائی اوسکے سکرٹری اور اوسکے اڈیٹر غرض کہ جس چیز پر خیال دوڑا اسکے بخئے اودھیڑ کر رکھدئے - لوگونکا خیال تہا کہ منشی صاحب اس طوفان بدتمیزی پر بلبلا اوٹھینگے مگر اونکی آہستہ روی نے اونکو جلد بازی کرنے سے باز رکھا - منشی صاحب جواب لکھیں گے اور اونکو جواب ضرور لکھنا ہی چاہئے ورنہ الخاموشی نیم رضا اونکی خاموشی پبلک اور گورنمنٹ کو یہ یقین دلا دیگی کہ وہ تمام الزاموں کو تسلیم کرتے ہیں اور انجمن احباب کے خلایق فریب ہے کہ یہ ایسا بدنما دھبہ لگیگا جو کسی صنعت سے دُھل ہی نہ سکیگا - ہمارا یہ منشا نہیں ہے کہ وہ الزاموں کے ریگستان میں پڑ کے بیہاں قدم بڑھا دیں نہیں جو کچھ لکھیں خوب سمجھ کر خوب سوچ کر لکھیں اونکی صفائی کے ان الزامات سے اپنے آپکو بری کریں - ہمکو منشی صاحب سے اس معاملہ میں ہمدردی ہے یعنے جس کو دیکھو اسکا نزلہ اونہیں پر گرتا ہے - کچھ عرصہ ہوا کہ مقبہ صاحب سے انسے بہیر ہوگئی تھی پھر کانگریس کے بعد قاضی کبیرالدین صاحب نوک جھونک ہوگئی اور یہ تو واقعی دارالقضا کے مہتمم سے مقابلہ ہے تو گویا کہ اونٹ پہاڑ کے تلے آیا ہے - غرض جسکو دیکھو اونہیں کو بدنام کرتا ہے اگرچہ قاضیصاحب کی یہ روش ہمیں بالکل پسند نہیں - اونکو مناسب تہا کہ آپس ہی میں ان باتوں کا فیصلہ کر لیتے انگریزی اخبار و نہیں چھپوا دیتے اونہوں نے ایکطرف گورنمنٹ کو اور دوسری طرف پارسیوں اور ہندؤوں کو مسلمانوں کی

کانگریس کا دو غلہ پن

ایکطرف تو کانگریس نے حاجیوں کے قرنطینہ کے متعلق ایک رزولیوشن پاس کرکے مفت کا یہ احسان ہر مسلمان پر اور کانگریس کے مخالفین پر ایک حجت ثابت کرنیکی کوشش کی اور بھولے بھالے سیدھے سادے مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا اسلئے کہ مسلمانوں نے سوچا ہوگا کہ جبتک مسلمانوں کی بڑی بڑی انجمنیں اور علیگڈہ کانفرنس خاموش رہی وہاں کانگریس نے مسلمانوں کی تکالیف پر رحم کرکے اپنی آواز بلند کی - اول تو قرنطینہ کے متعلق کچھ ہوتا ہوا نظر نہیں آتا - یہ ساری چیخ پکار بالکل ہی بیہودہ ہے - اور فرض کیجئے کہ کچھ ہوا یعنے قرنطینہ کی مدت کچھ گھٹا دی گئی یا کمبخت قرنطینہ بالکل ہی دریا برد ہوگیا تو اس سے بجز اسکے کہ حج آبرو سے ہوا اور دو چار روز کی تکلیفوں سے نجات ہوئی اور کیا نتیجہ نکلیگا اس سے نہ ہندوؤں کے مقابلہ میں اونہیں سرکاری عہدے مل سکتے ہیں نہ کارپوریشن اور کاونسلوں میں مسلمانوں کا دخل ہوسکتا ہے نہ مسلمانوں کی قسمتیں کھل سکتی ہیں نہ مسلمانوں کا ادبار و فلاکت دور ہوسکتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ کانگریس نے پر لطف پھکڑ کا لگا کر جو کھانڈ نگ پیدا کرنا چاہا - ہماری اس بدگمانی کا ثبوت اس سے اور بھی قوی ہو جاتا ہے - جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کانگریس نے تقسیم بنگالہ پر ناراضی کا رزولیوشن پاس کیا - کیونکہ کانگریس نہ بنگالیوں کی کانگریس ہے نہ ہندؤوں کی وہ نیشنل کانگریس ہے یعنے وہ ہندوستان کی تمام قوموں کی شریک ہونیکا دعوی کرتی ہے - اور جب یہ تسلیم ہے کہ تقسیم بنگالہ سے کانگریس کے ایک رکن یعنے مسلمانوں کا فائدہ ہونا متصور ہے - کانگریس کی ناراضی مسلمانوں کے فائدے سے ہوئی یعنے یہ کہ جسطرح بنگالیوں کا رونا پیٹنا ہر خفیف کے کھو جانے پر جائز سمجھا جاتا ہے اسیطرح مسلمانوں کا رنج خفیف بیجے حقوق کے ملنے پر خوش ہونا بھی جائز ہو اور کانگریس کیسے اونکا رونا اور اونکا ہنسنا دونوں جائز ہیں

معرکہ آرائی

ست بادی کا خواب نوشین

پنچ الپنایچ قاضی الحوایج سامع العزائم تربلند المرایئن - میان پنچ بہادر دام پیچانکم بشلیات کا ڈاسنی پوٹ - آداب کی دہلی کی ٹاٹ باقی جو قی کورلسش کا جھاڑو شاہی سلیپر اور ماوجب کی ہی بہیا برنکو کی سو دیشی قاپی - انہین اوڑہئے بیٹھو بچھائیے - اور جب دانت نکال دین اور کثیف و نرسودہ ہو جائین تو حاسد بد بین رذیل الطبع خبیث النفس ہند کے دشمنون کو خلعت بخشین - آئیے آئیے - میان ست بادی بشاد بعد مدت مدیدہ دیدار نصیب شد - کہان تشریف لے گئے تھے - ابجی کہین نہین یہان ہی بھٹکتے پھرتے تھے - بہلا تمہاری پنچایت مین تو لسان الصدق - پنجہ فولاد آزاد - کھری کہنے والے مستنڈھا راوی آفت کا پرکالہ - ایسے ایسے رجال مشاہیر موجود ہین - ہم جیسے فقیرون کی صدا کون سنتا ہے ع تراد ربار شاہی حضوری صورت فقیرانہ - پھر کہئے ہی حسن کلام کیا ہے - یا یون ہی پختہ زبانی شوریدہ بیانی کج مج گوئی وژولیدہ بیانی ہی کیجئے گا - ہمارے سحر نگار - جادو طراز طلیق اللسان خوش بیان نامہ نگارون کی نظرون مین قلیل البضاعت وناقص الصناعت ٹھہرئے گا - میان پنچ - مین کوئی لسان نہین لفاظ نہین - تک نہین - ٹوٹی پھوٹی دو چار الفاظ مین ایک روز کا ذرا خواب سن لیجئے سنا ئین - خواب خرگوش مین مدہوش پڑے تھے - دنیا کا خیال تھا نہ عاقبت کی خبر خدا کی پاک کا خوف تھا نہ گورنمنٹ کا ڈر - عالم خواب مین کیا دیکھتے ہین کہ حضرت سلیمان کا تخت زرونما جیسے انگریزی اصطلاح مین ٹاملان کہتے ہین ایجا کی سواری کے لئے آموجود ہین - ایک پایہ کو سبز پری اوٹھائے ہے - دوسرے کو پکھراج تھامے ہے - تیسرے کو مینکا پکڑے ہوئے ہے اور چوتھے کو مسز گلفام سہارے ہین - سب کے سب بڑے ناز و انداز سے کھڑے ہین - ایجاب کو رحم آیا تو بزبان حال کہنے لگے کہ یہ حور کی بچیان ہمارے دربار مین کیون حاضر ہوئی ہین - بعد خشوع وخضوع عجز وانکسار عرض پرداز ہوئین کہ اگر بادولت کا جی چاہے تو سیر کرآئین ہم ہی تمام دن کے تھکے ماندے تو تھے ہی آگرہ و دیوالی کی سیر کر کے آئے ہی تھے فوراً سوار ہوگئے - اور آناً فاناً مین ایک ایسے مقام پر پہنچے - کہ جہان کا حال ثبت کرتے قلم خن مخلوق ہے - ایک شہر مینو سواد رشک بہشت شداد نظر آیا - فردوسی کا شعر سے اگر فردوس بر روی زمین است ؛ ہمین است و ہمین است و ہمین است ؛ نوک زبان ہوگیا - چپہ چپہ صاف وشفاف ہے - ہر سمت چکا چوند کا عالم ہے اور محفل عیش منزل رود کش گلزار ارم ہے - جدہر جاؤ - نور برس رہا ہے - کہین زمزمہ جانفزا - کہین نغمہ طرب افزا - پہولون کی بھینی بھینی مہک بلبلون کی چہک - مرغان خوش الحان کی نواسنجی - گل و بلبل کی شکر رنجی سمک سے سماک تک اور ثری سے ثریا تک عجب عالم چھا رہا ہے - یا الٰہی گلزار دلستان ہے یا جنت کے چمن مین حور و غلمان ہین کہ نسترین ونسترن فردوس آئے تو گلچین پنجاب کی رضوان دیکھے تو شرما ئے - ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کی لہر باد بہاری کی سنسناہٹ - سبزے کی لہک گل جعفری کی دمک - کلیون کا چٹکنا - پہولون کا جہکنا - شاخ گل کی کج ادائی - سنبل کی آشفتگی جگنو کی رعنائی - نرگس دیدہ نگاہون سے شعلہ کی نظارہ بازی - زبان حال سے سوسن کی زبان درازی شاخ گل کا مستانہ وار جھومنا - اشجار ہر سرو کا بار بار زمین کو چومنا - سنبل کی سیہ مستی - نرگس کی جام پرستی - نونہالان چمن کے ہاتھون مین پہول کے جام جیسے رندان سے آشام بدست بلبل نغمہ خیز - نائی موسیقار ترانہ ریز - طوطی کی خوش بیانی عنادل کی غزلخوانی - ہر سمت لطف اتم ہے نور کا عالم ہے - جام گل قطرہ شبنم سے لبریز - نسیم سحری مشکبار وعنبر بیز - کہین رندان ساغر نوش کا غلغل کہین صراحی دبادہ گلگون کا قلقل - ادہر فاختہ وسنگ زنان ادہر قمری کو کو کنان - پپیہون کی پکار - مور یون کی جہنکار - جس شجر کو دیکھو نہال - ہر غنچہ گل زر سے مالا مال - ہر سمت فیض کا ظہور - ہر طرف نور مو فور - ہر طرف سے صناع نا چابکدست کی صناعی ہویدا ہے - اور حضرت نور الانوار کی صنعت بالغہ آشکار ہے - جو چیز ہے آرایش کا سامان اور لطف کا سامان - الٰہی یہ کیا مقام ہے - شاید بہشت شداد ہے - مگر کہین صاف چپہ چپہ شفاف کوڑے کرکٹ کا نام نہین گندگی عفونت کا نشان نہین - گرد و غبار و دود دیوار ندرت بار - ہر سمت سبزہ زار - ہر باغ رشک فرخار چو طرفہ گلزار اور گلہائے بیجار دماغ طبلہ عطار بن رہا ہے - نسیم عنبر بار اور دلکش صدہا نافہ تاتار - زمین زمرد رنگ کوہ زمرد کے ہمسنگ - چمن زمردی فلک اس زمرد گون رنگ کو دیکھے تو شرما جائے - گل لالہ کے تختہ پر یاقوت احمر پیرا کھائے - الٰہی یہ باغ جہان ہے یا روضہ رضوان ہر نہال ہے - جلوہ ریز جو پڑی ہے بہجت خیز - جو پہول ہے رنگ آمیز اور مشک بیز نرگس مثل چشم

آہو چشمان چگل ملائک نظر فریب سنبل مشک بوئے تابدار پریرخان فرخار آشوب زمانہ و عدو بے شکیب۔ یہ عنوان دیکھے تو مارے شرم کے عرق عرق ہو جائے۔ مگر میاں پنچ۔ اس منظر کا جوبن اب دوبالا ہو گیا۔ اس پر اب اور بھی رنگ چڑھا۔ ایک سمت سے کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ ملائکہ فریب یغماگر شکیب جادو جمال مشتری خصال زہرہ تمثال پریاں نکل آئیں۔ بس اب کیا تھا اچانک کی روح وجد کرنے لگی۔ وہی باغ اب اندر کا اکھاڑہ نظر آنے لگا۔ جہاں پریوں کا دنگل مشاہدہ کرنے لگے۔ ہر طرف وہ چہل پہل وہ دھوم وہ حوروں کا ہجوم وہ پریوں کے جگھٹے۔ وہ معشوقوں کے جھگڑے ہر واہ بھی واہ۔ کوئی سمن بر کوئی رشک قمر کوئی ماہ سیما۔ کوئی رنگین ادا۔ کوئی غیرت ماہ کوئی بجا نگاہ۔ کوئی اٹھکیلیاں کرتی ہے کوئی ناز و ادا سے قدم رکھتی ہے۔ کوئی ابر کی طرح جھومتی ہے۔ کوئی فرط جوش مستی سے اپنی ہمجولی کو چومتی ہے۔ جو ہے ایک نئی ہی ترنگ میں اور نئے ہی رنگ میں۔ لباس بھی قسم قسم کے ہیں سو ہے لطف حسینوں کی دو رنگی کا اہا۔ دو چار گلابی ہوں تو دو چار بسنتی۔ جسکو دیکھیے وہی شکر لب۔ سیم غبغب۔ غیرت لعبتان چینی۔ گیسوئے عذار نازنینی۔ طاؤس زیب ملائکہ فریب یغماگر کاروان ہوش غمزہ زن عشوہ فروش موجد رسم دلربائی۔ طرز آشتی خود نمائی۔ قدر در قفا۔ باغ و بہار عجب عالم نظر آ رہا ہے۔ بار بار یہ شعر ورد زبان ہوا جاتا ہے

ہلال و بدر دونوں ہیں تری تصویر کے نقشے ۔ وہ صورت ہے لڑکپن کی یہ نقشہ ہے جوانی کا

زاہد صد سالہ ہیں کچھ بھی تو تسبیح و تہلیل کو بھول جائیں۔ اچھے اچھے متورع و متقی انکی محراب ابرو کے سامنے سربسجود ہو جائیں۔ وہ نور افشاں جبین وہ جمال مبین کو فرہاد بھی دیکھ پاتا تو اسکا بھی دل انہیں کی چاہ زنخداں کی چاہ میں ڈانواں ڈول ہو جاتا۔ مجنون دشت نوردی چھوڑتا۔ لیلیٰ سے منہ موڑتا۔ اس شان کے صدقے اس آن بان کے صدقے۔ اس دلربائی کے قربان اس کج ادائی کے قربان۔ آہی یہ ابرو ہے یا تیغ براں یا شمشیر اصفہان چشم فسوں پرداز انگ بھی ستم ڈھاتی ہیں۔ اچھے اچھے آہو چشموں کو نخچیر نظر بناتی ہیں۔ وہ گورے گورے گال اور عنبریں خال سلک دنداں غیرت دُر عدن لب لعل شکر خا دلکش عقیق یمن زلف عنبر فام رشک خطا و ختن رخسار گل دہن غنچہ گیسو سنبل سراپا چمن وہ ناز مستانہ وہ جلوہ معشوقانہ سب کی سب بے حجاب برافگندہ نقاب۔ واقعی حسن خدا کا عطیہ عظمیٰ و موہبت کبریٰ ہے۔ جسے دیکھو وہی خوب برد قوس ابرو ترک زریں کمر رہ کش شمس و قمر عجیب سماں عجیب منظر جسکو تو یہی مقام بہشت نظر آنے لگا سہ

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد ۔ کسے را با کسے کارے نباشد

اسوقت پریوں کے چہروں پر انتظار کے ملال نے گلابی رنگ کو اور بھی گہرا کر دیا تھا۔ زبان حال سے یہی کہتی نظر آتی تھیں سہ

چمن بھی ہے بہار روح افزا بھی ہے ساقی بھی ۔ آہی وہ بھی آ جائیں جنہیں ہم یاد کرتے ہیں

اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سمت سے ایک دارا حشم ثانی جم سکندر فر ہاروں کر شہزادہ عجیب تزک و احتشام عجب شان و شوکت بصد صولت و سطوت ایک تخت پر جلوہ افروز ہوا

اس تخت کو اگر تخت طاؤس دیکھ لیتا تو اس کے سامنے بصد ادب اپنا ناچیا پیش ہو جاتا۔ جیسے ہی کہ شہزادہ بلند اقبال نے سریر نشینی کو رونق بخشی۔ یہ تمام پریاں پروانوں کی طرح جمع ہو گئیں۔ اور بندہ دو جابیوں کی طرح شہزادہ بہادر کی ارتی اوتارنے لگیں۔ اسوقت کی کیفیت قابل تحریر ہے مگر نہ یارائے گویائی نہ توانائی تحریر۔ چہ بیان یا چہ تحریر میں آ سکے لحن داؤدی میں حضرت بار بد کو بھی شرما دیا نکیا کی روح قدموں میں لوٹنے لگی۔ میاں تانسین کی روح قبر سے آ کر رقص کرنے لگی۔ وہ دلکش نغمے وہ ضرب اشتاجہ فرحت افزا راگ کہ شنیدہ کے گوش نے کبھی سنے ہی نہ تھے۔ اسکے ساتھ ساتھ اور بھی رسمیں ادا ہوئیں جنکی ہمیں مطلق خبر نہ ہوئی۔ کیونکہ اینجانب تو اس موسم سرما میں انکے حسن دلفریب سے آنکھوں کو سینک رہے تھے۔ اتنے ہی میں تمام رسومات پوری ہو چکیں تو ایک ہنگامہ شگرف پیدا ہو گیا۔ ہائے پنچ۔ اس شور پر لعنت اس ہنگامہ پر خدا کی مار شیطان کی پھٹکار حضرت علی کی سنوار۔ ہائے ہائے اینجانب کی آنکھیں کھل گئیں۔ تمام مزا جاتا رہا۔ جگنے کے کئی منٹ بعد تک تو یہی سمجھ میں نہیں آیا کہ ابھی عالم خواب میں ہی ہیں یا جگ رہے ہیں تھوڑی دیر میں چپٹی رسان نے رسالہ پنچ بہادر کے گیارہویں سال کا پہلا نمبر یعنی ماہ جنوری سنہ حال کا پہلا پرچہ لا کر دیا۔ دیکھتے ہیں تو معلوم ہوا کہ رسالہ میں بھی حیدرآباد کے جشن جمشیدی کا حال درج ہے۔ جسکو ہم ابھی ابھی عالم خواب میں دیکھ چکے ہیں۔ غرض تو کا مطلب یہ پرستان کی پریاں نہ جنت کی حوریں بلکہ یہی ادا طور کی

پارسینوں میں ہیں اور تخت پر جلوہ افروز شاہ نظام الملک حیدرآباد میں ہیں اور رسم ایڈریس گیری ادا ہو رہی ہے۔ کیوں پنچ کیسا خواب سنایا۔ تو اب ماہدولت معاودت فرماتے ہیں۔ پھر کبھی بازندہ صحبت باقی

راقم۔ ایک بہار گو۔

چوری و سینہ زوری

مسٹر پنچ بہادر صاحب۔ ڈیر پنچ بہادر صاحب اجی پنچ بہادر صاحب۔ ارمان ہو کہ نہیں ہو۔ کیوں صاحب ہیں۔ کیوں چپکے ہیں۔ کیا ہے کوئی آفت آئی ہے۔ قیامت ہونیوالی ہے۔ اخاہ آپ ہیں۔ جی ہاں میں ہوں سلام علیک۔ علیک السلام کیوں صاحب خیر تو ہے۔ آپ کیوں کسی بچھڑے ہوئے دل کی فریاد کی طرح چلا رہے ہیں۔ مغز کے بجائے پنچ کا مغز کھا رہے ہیں۔ انصاف انصاف۔ کیا ہوا۔ حضرت کیسا انصاف اور کسکا انصاف ظلم ظلم۔ ہیں کیسا ظلم۔ کسپر ظلم ہوا۔ اور کسنے ظلم کیا۔ آپ اُٹھ اٹھے گئے۔ بیداد بیداد۔ ارے بھائی کیا بیداد ہوئی۔ اور کسنے بیداد کی۔ کچھ کہو تو سہی۔ اجی لوٹ لیا۔ اور دن دہاڑے لوٹ لیا۔ ارے بھی کسنے لوٹ لیا۔ اور کسکو لوٹ لیا کون چلیا کچھ منہہ سے پھوٹئے تو سہی۔ خواہ مخواہ شور مچا رکھا ہے۔ تو کیا آپنے نہیں سُنا ہے۔ کیا ہوا؟ ہمنے تو نہیں سُنا تو اچھا کھڑے ہوجائیے اور سینے لیجئے کھڑے ہو گئے۔ سنائیے۔ کیا ہے ذرا کانوں کو پٹ پھاڑ لیے۔ سنئے حضرت۔ ۳ جنوری کی گھوڑ دوڑ واقع مہالکشمی (بمبئی) میں ایک شوقین خرہ بھنے والا مسٹر بیٹی نامی روپوں اور نوٹوں کا توڑا لئے بھیگی بلی کی طرح اپنے بٹنے کے ناقل کھڑا تھا اور قریب ہی ایک بوہرہ میں صاحب کھڑے تھے اتفاق سے اونکی آنکھ پڑگئی۔ اور دیکھتے ہی فوراً سے پیشتر منہہ سے رال ٹپک پڑی۔ بس ملیا ہٹ اور چوری کے فاسد مادے نے اونکی رگوں میں خون کی طرح دوڑنا شروع کیا۔ پھر کیا تھا ایک بہت بڑے ڈکیت کی طرح پس پشت آکر پیچھے کے رُخ سے پاکٹ میں ہاتھ ڈالدیا۔ اور مبلغ ۱۰۰ سو روپے کے نوٹ نکال لیے۔ مسٹر بیٹی فوراً اپنی قسمت کی طرح پلٹا اور صاحب بہادر کو اوسنے پکڑا۔ مگر غریب کو یہ خبر تھی۔ کہ عیسائی قوم کے بدمعاش بلکہ کندۂ ناتراش چوری بھی کرتے ہیں تو سینہ زوری کیساتھ چنانچہ صاحب بہادر نے ایک ایسا زناٹے دار تھپڑ رسید کیا کہ اوس بیچارے کی آنکھیں چوندھیا گئیں۔ اور جبتک وہ آنکھیں کھولے کھولے صاحب بہادر فرار باشد۔ فوراً لیجیو دیکھیو پکڑیو دوڑیو کا شور وغل ہوگیا۔ پولیس بھی کمربستہ آدھمکی۔ مگر وہ چور اُچکا چھلاوا تھا یا کسی پریکا سایہ۔ یہ جا وہ جا۔ پولیس نے دوڑ دہوپ کی سرگرمی تو بہت دکھائی مگر تو یہ پولیس اوسے پکڑ لیتی۔ نہ تو یہ وہ پولیس کے ہاتھ آجاتا تو گورے کالے بدمعاش میں فرق کیا رہتا۔ سُنا ہے کہ ابھی تک وہ ہاتھ نہیں آیا۔

راقم۔ ک۔ م۔ ن۔ از بمبئی۔

چودہ صدی نے رنگ دکھادی
وقت پیری میں پیر کی شادی

کہئے رسیلے رنگیلے چھبیلے البیلے پنچ بہادر کچھ بھی ہوت ابھی گر دیکھ پنچ بہادر صاحب ہوت۔ کیوں جناب سوتے ہیں یا جاگتے۔ یا آپکو خبر کیا کون سچ ہی سچ ننگے منہہ ننگے پاؤں خدا رسول کے وقت نہ علیک نہ سلیک بیدھڑک بھاگا نیروں کی سی صدا بلند کرکے آنجناب کے آرام میں مخل ہوگیا۔ واہ جناب آپ بھی عجیب بے تعیش معلوم ہوتے ہیں کہ اسوقت تو ساری خدائی اپنے معبود حقیقی کی یاد میں ہمہ تن معروف ہے اور آپ ہیں کہ تکیہ خیمہ ہی سوتے ہیں ابھی گویا ذرا خلوت سرا سے تشریف شریف کا ذکر باہر لوہ تکا لائیے تو سہی۔ دیکھئے تو ماہدولت آپکو کیسی تازہ بتازہ ڈال کی ٹپکی خبر سُناتا ہوں کہ جسکے سنتے ہی آپ تو آپ کیا معنے کہ آپکے ہم عمر بڑھے سے بڈھوں کی بھی رال نہ ٹپک پڑے۔ تو ماہدولت کا ذمہ سچ کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے۔ اور خدا کرے کہ آپکو بھی اس بڑھاپے میں پیر صاحب کی طرح نئی نویلی پاؤ سالہ دولہن سے اس موسم سرما میں بغل گرمانے کا موقعہ ہاتھ آئے۔ مگر مولویت کے روپ میں تو آپکو یہ موقعہ ہاتھ آئیگا نہیں۔ ہاں اگر یہہ مولویت کا گرٹا اوتار پھینکا اور کسے جیسے بھولے بھالے مسلمانوں کو پیری مریدی کے دام میں پھانسنے کے لئے پیری مریدی کا جبہ قلز خاص پہنیں اور بجائے کشف و کرامات کے دو چار اندرجالی شعبدہ ہی سیکھ ساکھ کر جنگار کی پیری شروع کردیجئے پھر دیکھئے کہ دو چنون نہیں تو ہاف درجن دولہن تک کی نوبت تو آپکو ضرور ہو جائیگی کہ موسم سرما میں آپکو لحاف کی بھی ضرورت نہ رہیگی۔ ہمارے پہلے آدمی تم آدمی کا بیگم نسے بڑی ہی معلوم ہوتی ہو۔ کہ کہاں تو تم آئے خبر سناؤ اور لگے اُلٹے مجھی کو اس بڑھاپے میں ہم جنسی اور دنیا کے لُٹنے کی ترکیبیں بتانے۔ دیکھو ہاں جو کچھ کہنا رہا ہے اوسکو سیدھی طرح صاف صاف اگل دو۔ ورنہ ٹہنڈے ٹہنڈے چلتے پھرتے ہو جاؤ۔ کیوں جناب

کیا آپ خفا ہو گئے - اچھا تو لیجئے کہتا ہون بلکہ
فوراً سے پیشتر کہتا ہون اور اب آپ بھی ہمہ تن گوش
ہو کر اگر دون ہو بیٹھئے اور سوچ سمجھ ڈالئے لے تو
سن ڈالئے -

ایک پیر صاحب باوجود ہشتاد سالہ ہونے کے
ماشاء اللہ چشم بد دور آنکھ مین بڑے خاک دھول
نظر خدا کے نزدیک ٹھیک دور - اسوقت آپکے زیر بان
دو بیبیان بھی موجود ہین مگر اسپر بھی تو آپکو اکتفا
نہ ہوئی - اور ہوتی بھی کیسے - کیونکہ آپ جیسے نکاحی
تھے تو وہان آپ اپنے مریدان کے پیر میان ہونے کے
علاوہ گھر گھر کے دولہا بھی ہوتے رہتے تھے اور آپکے
زیر ران قریب اف ہاف درجن کے دولہن رہا کرتی
تھین - مگر بدقسمتی سے پیر صاحب جو وہان کے مریدان
آپسے کچھ ایسے متنفر و بدظن ہوئے کہ پیر صاحب
وہان سے فرار ہین کا صیغہ گردانتے ہوئے یہان
بمبئی پہونچے - تو بھلا یہان بھی آپکی نوشاہی طبیعت
آپکو کب چین بیٹھنے دیتی تھی - آخر کار اس بڑھاپے
مین بھی آپکو بڑا ہی دو نوشاہ بننے کی جو سوجھی
تو پھر کیا تھا بیٹھے خدا کے فضل سے یہان بھی کچھ
بہتیرے مریدان موجود تھے - کہ انہین مین
سے ایک مرید جلو اللہ کی رحمت سے ایک دو بھی نہین
گیارہ درجن یعنی ایک زہفت سالہ - دوئم نو سالہ
سوئم یازدہ سالہ لڑکیان موجود تھین - مگر وہ دے
پیر صاحب کے سپرد ہو ایسا ہو کہ آپکے یہان تنہا ہی
نوشاہ بنتا نہین چاہا بلکہ آپنے اپنے برادر چھوٹے
حضرت دالمیہ مرید صاحب کو بھی اس کار خیر مین
شریک کر لیا - کیونکہ آپنے دیکھا کہ اسطرف تین
عدد دولہن ہین تو اسطرف سے بھی تین ہی
نفر دولہا ہونا ضروری ہے
کیونکہ ایک تو یہ ہوگا کہ ثواب ہے - دیہان لوگون کو بھی
اس ادھیڑ عمری مین بغل گرم کرنیکا موقعہ ہاتھ آجائیگا -

اور دوئم یکہ رشتی والے کو بھی بقیہ دو لڑکیون کے
لئے اور کہین دولہا ڈھونڈھنے کی بھی حاجت نہ رہیگی
اور آئندہ کے لئے اس بارے سبکدوش بھی ہو جائیگا
پھر کیا تھا یعنی انکے مریدان سے ایک مرید - وہ تو
یہان اس کام کیلئے شہرۂ آفاق تھے ہی بلکہ سچ
پوچھئے تو یہ ڈلہ بڑھیا کے بھی چچا معلوم ہوتے ہین
کیونکہ ان مین تو یہ فطرتی عادت ایسی ہے کہ اکثر غریب
کو مفلس اور مفلس کو گھر بسا کرتے رہتے ہین - اور پیر
صاحب کو تو ایسے شخص کی ضرورت ہی تھی - پھر کیا تھا
انہین کے ذریعہ یازدہ سالہ تو خاص اپنے لئے -
دو نو سالہ اپنے برادر کے لئے و ہفت سالہ اپنے بچے کے
لئے نامزد کرکے چٹ منگنی و پٹ بیاہ کی ٹھہرادی
مگر پیر صاحب نے سوائے قاضی صاحب اور ایک دو
پارچہ فروش عالم کے اور کسی دوسرے کو شریک
بارات بھی نہ کیا کیونکہ یہ شادی ہی آپنے ایسی
گپ چپ کی کہ جو آجتک اسکی کسیکو کانون کان
کچھ خبر ہی نہین - الہ عیسی کہ گپ چپ شادی
ہوئی - ویسا ہی گپ چپ ہی مٹھائی پر آپکے لڑکے
کا نکاح بھی ہوا - آئین ہائین - ارے میان -
یہ گپ چپ مٹھائی کیسی - اجی گڑدبی رہی وہی
جسکو عوام بتاشہ کہتے ہین - مگر اس سے آپ یا
آپکے ناظرین یہ نہ خیال فرمائین کہ پیر صاحب
یہ نہ خیال فرمائین کہ پیر صاحب غریب تھے تو بڑی
کفایت شعاری سے کام لیا - اجی نہین گڑدبی
بلکہ پیر صاحب نے مسماۃ اس شل کے کیا کہ جگہ جگہ
جاکر وہ وہ بتاشا بیا کرو - اچھا گڑدبی بندہ
رخصت - اگر رشتۂ حیات باقی ہے تو پھر کسی
وقت آپکے درشن کو حاضر ہوگا -

راقم

آپ کا سچا مخبر

از مقام ہوڑہ ششتر خانہ

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

پیارے ہمارے نرالی ادا و لقا میان پنچ خان صاحب
ادام اللہ عشرتہ - ترقی کا زمانہ ہے اور ہر طرف ملک
مین سودیشی تحریک کا چرچا ہو رہا ہے لہذا اکسی جیل
بگڑا - کی روح پر فاتحہ - بانی جیج خرچ پڑھ آداب و
تسلیم کا بجرا بجا لا کر حضور والا کی تذکرہ نامہ
ایک مزیدار خبر جو اینجانب کی نظر سے گذری پہلے
تو دیکھتے ہی فرط حیرت و استعجاب سے آنکھین
کسیکے انتظار شریف آوری مین کھلی کی کھلی
رہ گئین - دفعتہ حضرت شک نے اپنا چہرہ
جو کھلا بیداری اور خواب کی کشمکش مین پھنسا
مارا - یہی استعجاب حق بجانب تھا - ایک طرف سے
انڈیا بہر کے اسلامی اخبارون کا چیختے چیختے
گلا بیٹھ گیا - کالم کے کالم سیاہ ہوگئے کہ بمبئی حجاج
کی مقبول جماعت کو اثناء سفر مین بڑی تکالیف سے
شیک ہینڈ کرنا پڑتا ہے اور مصائب و زحمت نہایت
گرمجوشی سے اس آنیوالی جماعت کا استقبال کرتے
ہین - خیر سے شہر بمبئی ہی مین اسقدر آرام تو رہ
جاتے ہین کہ جسکی انتہا ہی نہین - یہان کے مسافرخانے
کیا من حیث المجموع یا بعد الفراد ان کے وجود ہی
کے لئے کفایت نہین ہوتے - رات کی شبنم انکی بچھونا
اور دن کی جلسی ہوئی دھوپ ایک پنکھا کا
کام دیتی ہے - کئی بار اسلامی زعفرانی پرچے
ہبا - تو زمین کو آسمان اور دیہات
گزشتین بیکار ثابت ہوئین - ہمارے حاجیان کی غفلت
جسم اموات نے خواب خرگوش سے کروٹ تک نہین
بدلی اور یہی تغافل خاص کے عشوہ و ناز کے غداری جچے
ہے - انکی بلا سے اُن کی جگہ یار سے اپنی جگہ یہان
مین گذرتی ہے تو غیرون کی کیا پروا - اب آگے از ستی
دیگر شدہ بلاک بعد راز ملونین بلکہ -

کیسٹ بازی کی تیکا پیاں خوش ہیں تو عاقبت کی
لئے پڑ رہا ہے سہ گیسٹ بازی ما ہمنا ب گذری ہے:
عاقبت کی خبر خدا جانے: پلیر ڈ روم اور قمار خانون
سے فرصت تو ہولے پھر دیکھا جائیگا۔ غرض کہ
خیر خواہان قوم نے اندھے کی آگے رونا اور اپنی
آنکھیں پھوڑ نے کے مصداق انکو جا کر صبر کر بیٹھے
لیکن حجاج کی یہی دعا جو ان کے دلوں سے نکلکر
آسمان کی جانب قبولیت کی امید میں چلی جا رہی
تہیں اور یہی خواہان ملک کی یہی کوششون نے
اپنا کرشمہ دکھلا دیا۔ ناظرین سے مخفی نہوگا گورنمنٹ
نے جیسے رعایا کی تکلیف ایک آنکھ نہیں بہاتی عنان
توجہ اسطرف پھیری۔ اور ان تکالیف و مصائب کے
زخمیوں کے لئے مرہم شفا بخش کی تجویز میں لگے
ساتھ ہی اسلامی اشیروں نے بھی پھریری لی
اور جبن حمیت اہل دل لگا۔ غوث سے یہ
حالت دیکھ دل پکڑ کر بیٹھ گئے۔ اور کربت باندھ
انکے لئے ہاتھ پاؤن ہلانے شروع کئے سہ نہر
زن زن ہست نہ ہر مرد مرد: خدا پنج انگشت
یکسان نکرد: چنانچہ ایک باحمیت اولوالعزم
شخص کا دل آخر پسیج گیا۔ اور جھٹ پٹ [illegible]
نے گورنمنٹ کی خدمت میں عرضی پیش کر دی کہ
مجھے ہماری گورنمنٹ کوئی جگہ عطا کرے۔ تو
ایک لاکھ کی لاگت سے اس زمین پر حجاج کے لئے
مسافر خانہ بنا دیا جائے۔ ہم اس شیر مرد کی ہمت پر
آفرین کہتے ہیں۔ اور صدق دل سے دست بدعا
ہیں کہ خدا اسکے ارادون میں برکت دے اور اسکو
اس نیک عزم پر بالجزم رکھے اور گورنمنٹ کی رعایا پروری
سے بھی کامل امید ہے کہ اسکی درخواست کو جو ایک بہت
عجیبہ گری باعث آرام ہو [illegible] قبول فرمائیگی
راقم ہر گاہ یہ ہمت مردانہ گردد: اگر خادہ دو گلدستہ گردد:
نقال دہی آپکا [illegible] خادم لسان الصدق

مین خوشی سے اوسکا جواب دیدونگا۔ ڈولن بیک ایکہ
کونی چیز کے برابر مفید اور قابل وثوق دوا آجتک
میری نگاہ سے نہین گذری۔

ڈون صاحب کی گولیان درد پشت اور
گردون کے علاج کی دوا روپیہ فی بکس یا ۱۰ روپیہ
کی چھ ڈبیان کے حساب سے فروخت ہوتی ہین
تمام دوا فروشون سوداگرون سے مل
سکتی ہے یا مندرجہ ذیل نشان سے طلب کرنی
پر براہ راست مالکون سے بھی مل سکتی ہے۔
قیمت پیشگی آنے پر بلا محصول روانہ کی
جائیگی۔

فاسٹر میک لیلن کمپنی

نمبر ۸ ۔ ویلز اسٹریٹ آکسفورڈ
اسٹریٹ ۔ لندن ۔ انگلستان

اسم اعظم

یہ کتاب سنہ ... ھ مین بعہد محمد اکبر جلال الدین بادشاہ
غازی ایک مشہور منجم ہدایت اللہ صاحب شیرازی نے تحریر کی
تھی اسمین تمام وکمال وعلیات نادرہ ورسم اعظم ونکات اسم اعظم
اسمین درج کئے تہے جو عابدون اور زاہدون کے سینہ مین
بند تہے اور بزرگ اپنی اولاد کے حوالہ کرکے انکو ہدایت
کی تہی کہ یہ خزینۂ غیب ہے اسکو حل المشکلات سمجھو اور
کام مین لاؤ ۔ اب زمانہ کے اتفاق سے وہ کتاب ہم تک پہنچی ہے
اسلیئے بغرض فائدہ عام بصرف زر کثیر اسکی اسناد دیکر ترجمہ
اردو مین کراکر طبع کرایا ہے صد جلدین فروخت ہوچکی ہین شایقین
جلدی کرین ورنہ بار ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا قیمت فی جلد ...

المشتہر
بانکی لال چندر سین بکسلر ۔ مراد آباد

جاسوسونکی رپورٹین

لندن ۱۱ جنوری :۔ بیلفاسٹ مین مسٹر ڈیلون کے
انتخاب پر سخت بلوہ ہوگیا ۔ باغیون نے مکانات توڑ
ڈالے ۔ پولیس سپاہ بڑی تعداد مین آگئی اور بلوائیون
کو منتشر کردیا۔

روس مین عام طور پر صورت معاملہ اچھی ہوگئی
ہے ۔ لوگ صلح وامن کے خواستگار پائے جاتے ہین اضلاع
بالٹک مین امن قائم ہوگیا۔ وارسا مین انقلاب پسند جماعت
کے دس اور سرغنے پھانسی دئے گئے ۔

سلطنت برازیل کا آہنپوش جہاز اکویڈابان
کا میگزین نصف شب کو ریوڈی جنیرو کے قریب
پھٹ گیا ۔ اور ۳ منٹ کے وقفہ مین جہاز غرقاب
ہوگیا ۔ کمانڈر کے علاوہ چار ریر ایڈمرل جو وزیر
بحری کے ہمراہ فوجی معائنہ کے لیے سفر کررہے
تہے ڈوبگئے کل ۲۰۰ آدمی ڈوبے ہین ۔

طہران کے روسی سفیر نے اطلاع دی ہے
کہ سیستان مین سخت طاعون پھیلا ہوا ہے ۔
فیصدی ۹۹ واردآتین ہوئی ہین ۔

بیان کیا گیا ہے کہ گزشتہ جنگ جنوبی افریقہ
مین بدعنوانی اور رشوت ستانی کے جرم مین
... کمیشنڈ افسرون کی تحقیقات بذریعہ
کورٹ مارشل عنقریب ہونیوالی ہے ۔

تازہ خبر ہے کہ برازیل کا جنگی جہاز اکویڈابان
جو غرق ہوا اوسمین ۲۱۲ آدمی مرے اور ۹۸
بچالیے گئے ۔

سابق ٹرانسوال پریسیڈنٹ مسٹر سٹین نے گذشتہ
جنگ جنوبی افریقہ کے مقتولین کی یادگار کی
رسم ادا کرتے وقت کہا کہ بوئرون کو ہمیشہ
بلکیون کی رسم ... رہنا چاہیے اور ہر ایک
ماں کا فرض ہے کہ اپنے بچون کو زمانہ جنگ کے اتفاقات
کی یاد دلائے ۔ بعد ازان جنرل ڈیلیس اور ہرزوگ نے
بہی قومی ہمدردی اتحاد اور ملک کے موثر خیالات
ظاہر کئے تہے ۔

سینٹ پیٹرزبرگ مین بیان کیا گیا ہے کہ
ایران نے میجر سر آرتہر میکمہن کے ساتہ دریائے
ہلمند کے متعلق جو معاہدہ کیا تہا اوسکی ...
سے انکار کردیا ہے ۔

رنگون ۱۰ جنوری :۔ ماہ نو ایک برمی پیر
کی لڑکی نے اپنے بنگالی خاوند پر جو نالش کی تہی
اوسکے متعلق اپنے اجلاس مین ... اظہار
دئے ۔

لاہور ۱۵ جنوری :۔ جو زلزلہ یہان شب گزشتہ
کو ۱۰ بجکر ۲۰ منٹ پر محسوس ہوا تہا اوس سے شہر
و سول اسٹیشن کے لوگون مین سخت انتشار پھیل
گیا تہا ۔ لوگ اپنے مکانون سے باہر نکل آئے تہے

مسٹر اسٹیل سینئر ہوائی جہاز کے موجد
ہندوستان سے وطن کو لوٹتے ہوئے مالٹا مین
بخار سے مرگئے ۔

کلکتہ ۹ جنوری :۔ یہان ... خواہ اشخاص کا ایک
عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا تہا ۴ ہزار گورنمنٹ
ملازمین ... وکلا حاضر تہے مقررون نے اپنی
تقریرون مین اس امر کے اہم اور مفید ہونے پر زور
دیا کہ ٹرانسوال کے لیے ایک خاص اپنی ذمہ دار
حکومت ہونے والی ہے اور اسکا تعلق خاص ...
گورنمنٹ سے ملیگا ۔

۲۳ تاریخ کو جنرل گاہ ... اسٹک مین
روسی سپاہ کی ایک جماعت نے بندوقون اور ...
عرب پر ... دوسرے روز مسلح ہوکر ...
کے مکانپر گئے اور قیدیون کی رہائی کا مطالبہ کیا
انپر تیز فیر گولیان چلائین ۲۰ ... باغی سپاہی کمانڈنٹ
کے پشت رسیدہ مین گولیان لگیں زخم پہنچائے ۔

بنارس کی نمایش کو حضور پرنس آف ویلز کے
تشریف لانے تک چاہتے ہیں کہ کشادہ رکھیں
ضلع دہلی کی میونسپلٹی بلب گڈھ نا قابلیت
کے باعث انتخاب کی رعایت سے محروم کی گئی۔
وزیر آباد و سیالکوٹ کے درمیان یکم فروری کو
سلسلہ موٹر کار کا طریق جاری کرینگے۔
دارجیلنگ میں ہر ایک باغ کی تحفہ چار
بطور نمونہ تاشی لامہ کو پیشکش کی گئی۔
حجاز ریلوے کے ساتھ ہی ڈاک کا کام بھی
بڑھتا دیکھکر تیار شدہ لائن کے ہر ایک اسٹیشن پر
ڈاک کے ہرکارے مقرر کر دئے گئے ہیں تا کہ وہ
گرد و پیش کے مقاموں سے ڈاک لایا اور لیجایا کریں
بیت المقدس کے گورنر نے باب عالی سے سالانہ
گھوڑ دوڑ کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔
حجاز ریلوے لائن کا اسٹیشن معان چونکہ
ایک اچھے موقع پر واقع ہے اسلئے سلطان المعظم
نے وہاں ایک جدید طرز کا ہسپتال تیار کرنیکا
حکم دیا ہے اسمیں بیماروں کے رہنے کو ایک اتنا
بڑا کمرہ بنیگا جس میں ۳۰ پلنگ بخوبی آسکیں
لیکن عمارت کی تیاری میں عرصہ ہوگا چونکہ
انتظام جلد کرنا تھا اسلئے سر دست ایک عارضی
مکان میں ہسپتال قایم کر لیا گیا ہے اور اسکا
تمام سامان معہ ڈاکٹروں وغیرہ کے آگیا ہے
۹ مریضوں کی گنجایش اسوقت نکالی گئی ہے اور
اصل عمارت بن رہی ہے۔
اس سال حجاج کی واپسی تک حجاز ریلوے لائن معان سے علا
تک مکمل ہو جائیگی اور حجاج اس مقام سے اپنا باقی سفر ریل
کے ذریعہ طے کرینگے۔ غلہ وغیرہ جو حرمین کو بھیجا جاتا ہو
وہ بھی اسی رستہ جائیگا۔

آتشزدگی شملہ کے ملبہ میں پیر بخش نامبردار کی
لاش نکالی گئی اور بھی دو نعشیں نکلیں۔
کلکتے میں ہندو ماتم کی کمیٹی اتوار کی شب تک
بھایہ ۶۰۶۵ روپیہ جمع کر چکی۔
گرانٹ روڈ اسٹیشن پر ٹکٹ خریدتے ہوئے ایک
دیسی تاجر کے ۲۸۰ روپے کے نوٹ چوری ہوگئے۔
کلکتہ میں رودفر بیگ کو ۱۸ ماہ قید ہوئی
جس نے ایک راہ چلتے مسلمان کو لوٹا تھا۔
ہندوستان میں لارڈ کرزن کی یادگار کا
چندہ ۹۰ ہزار کے قریب جمع ہوگیا۔
مسلمانان ڈھاکہ نے اپنے لاٹ صاحب کو اردو
اڈریس دیا اور اسی زبان میں جواب سنا۔
وزیر آباد جنگل میں فوجی گوروں نے
سور کے دہوکے میں ایک سادھو مار ڈالا۔
سکندرآباد میں جعلی نوٹوں کے متعلق
تین فرنگی ماخوذ تھے سب بری کئے گئے۔
ہند کے فوجی انتظام کے معاینہ کے لئے
جاپان کے فوجی افسروں کی ایک منتخب جماعت آئی ہے
شبپور (ہوڑا) کا مشہور انجنیرنگ
کالج رانچی کو منتقل کیا جائیگا۔
ہندوستان میں ڈاک اور تار کے
محکموں کے ملحق کرنے کی اصلاح پیش نظر زیر غور ہے
ملتان میں دوشنبہ و سہ شنبہ کو متواتر
ٹڈی دل نمودار ہوا۔
پانی پت کے خواجہ غلام حسین صاحب کو ترجمہ
کتاب تعلیم کے لئے ۲۰۰ روپیہ انعام دیا گیا۔
کلکتہ میں حضور پرنس آف ویلز کی
یادگار میں ایک نیا بازار قایم کرینگے۔
پرنس آف ویلز بہادر کے ہمراہ ۲۰ نامہ نگار ہیں۔

علیگڑھ کالج کا ایک ڈیپوٹیشن جو علیگڑھ جاوڑہ
بھوپال جانے کو ہے کہ امداد حاصل کرے۔ اسکے
لئے ۲۰ لاکھ روپیہ جمع کرینگے کہ علیگڑھ میں
سائنس کی تعلیم مکمل کیجائے۔
ہندوستانی ریلوں کے لئے جدید گاڑیاں منگوانے
پر اگلے سال ایک کروڑ خرچ کرینگے۔
سر انجینیر کے جس ڈاکٹر کو سخت پیٹا تھا اُسنے
پولیس والوں پر ۵ ہزار کی نالش دایر کی ہے۔
بمبئی میں داخلہ میڈیکل کالج کے لئے
انٹرنس کے بی اے کی قید لگائی گئی۔
مسٹر گوکلداس بمبئی نے ہند کالج بنارس
کو سائنس لیباریٹری کے لئے ۳۵ ہزار دیا ہے۔
گورنمنٹ ہند نے جدید سکہ کے لئے پچھلے
ہفتے اور ۱۱۶ لاکھ تولہ چاندی خریدی ہے
سانگلا میں ایک گوردوارہ زیری ممبر ...
کی ناراضی پر عام ہڑتال کی گئی ہے۔
شملہ نے دیسی بازار کی پچھلی آتشزدگی سے
۵۲۵ دکانیں خاک سیاہ ہو گئیں۔
حضور شہزادہ ۱۸ فروری کو بنارس پہنچینگے
۲۰ فروری کو وہاں سے روانہ ہو جائینگے۔
راؤ صاحب کچھ سلسلہ ریلوے کو ترقی دیتے ہیں
یعنی سندھ ریلوے کیلئے وہ رستہ نہیں دیتے۔
کلکتہ میں بوریہ کا شنہال راکھ ہوگئی چونکہ
عمارت ۲۵۰ فٹ لمبی تھی نقصان عظیم ہوا۔
ہائیکورٹ کلکتہ میں ڈھاکہ کارپوریشن کے
سکرٹری نے ممبر کارپوریشن مسٹر ٹریبر پر نالش ہتک
عزت دائر کی ایک لاکھ کا مطالبہ کیا ہے۔
شمال وادی کورم کی قوم بارہ جکشی سرحد پر
باغی اب وہ قہر و پیر چھاپے مارا کرینگے۔

حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر نے اپنے مطبع حمیدیہ سے واقع بمبئی بھنڈی بازار میں چھپا کر اپنے لئے اسی مقام سے شائع کیا۔